بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

سیّدنا کریم ﷺ

(نعتیہ مجموعہ)

ریاض مجید

نعت اکادمی

سلسلہ اشاعت:86

تاریخ اشاعت:12 اکتوبر 2018ء

قیمت:=/250

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت / حقوق: ریاض مجید

کمپوزنگ: مبشرہ فریاد

تزئین: علی حسن زیدی 0300.6619124

سرِورق: علی

بائنڈنگ: محمد احسان سیالوی 0345-7722968

مطبع: زیدی، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد

اہتمام: نعت ادیبوں کا اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر 25 فیصل آباد

O

انتساب

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

ترتیب

- حمدیہ 09

نعتیہ

1۔ تصوّرِ غیر ممکن رفعت و شانِ محمدؐ کا 27

2۔ اُنؐ پہ کہتے ہیں جن کو محمدؐ دُرود 30

3۔ انتہائے جذب میں اے طبع! مشتاقانہ تر 33

4۔ تصورِ نبیؐ آخریں سے لی گئی تھی 35

5۔ کرتا ہے میرے گھر کو سرافراز نعت سے 37

6۔ نظر کے سامنے اُنؐ کا حرم ہے 39

7۔ لکھا ہُوا ہو ہر اک اہلِ نعت کا مقبول 41

8۔ فواکہات، نہ خُور و قصور میں جنّت 43

9۔ جالیوں سے پھوٹتے انوارِ رحمہ سے ملی 45

10۔ احترامات فراواں سے صد و صد مرحبا! 47

11۔ اذن فرما، مرے اللہ! بنا اُسؐ کو شفیع 49

12۔ گھر تک جو اُٹھا لایا ہے تو خاکِ مدینہ 51

13۔	طیبہ کی چند راتیں، وہ مکّے کے چند دن	53
14۔	یارسولؐ! آپ سے جو عرض وگزارش کی ہے	55
15۔	ایک اک حرفِ ستائش ہے سراسر آئینہ	57
16۔	تابندہ ہے موجود کے سرتاج ترا ؐہی	59
17۔	مقصد سے کبھی زیست کے غافل نہ رہوں میں	61
18۔	خوشا! یہ نامۂ اعمال میں مایہ درودوں کا	63
19۔	مجھ پہ اللہ نے کیا رحمت کی	65
20۔	جو آ کے ہست میں ملکِ عدم سے زندہ ہیں	67
21۔	جو اُنؐ کی رحمت بے حد سے فیض زادہ ہو	69
22۔	ہے وحی آباد اُن کی سیرت	71
23۔	یہ امّت خاص، اِس کا رہنماؐ خاص	73
24۔	خدا کرے کوئی ایسی سبیل بن جائے	75
25۔	سب اہل بیت وصحابہ ہیں ترجماں تیرے	77
26۔	عرض کرتے ہیں سب اُن کے دربار میں	79
27۔	سب عبد تو اک عبدہٗ	81
28۔	روضے کی آرزو میں بلکتا ہے اِن دنوں	85
29۔	شہر نبیؐ کی دید کو ارمان خیز ہے	87
30۔	تیرے احسان کو اے میرا امم بھولے ہوئے	89
31۔	زیادہ نعت کے منظر تخیلاتی ہیں	91
32۔	تصورات کی شفاف سطح پر کیسے؟	93

33۔	ہوائے طیبہ جو مجھ سے ازل کے راز کہتی ہے	95
34۔	تیری مدحت کا ملے خاص آہنگ	97
35۔	آپؐ کی جائے ولادت تھی وہاں	99
36۔	شاخ نسبت کی ہے ہونے کو ہری' کہتے ہیں	103
37۔	تری عطا سے جو لہجہ ثنا پسند ہُوا	105
38۔	ہوگا کہاں؟ ہے جیسا ہمارے نبیؐ کا شہر	107
39۔	ہر ایک چیز جو ہے ذی حیات' دیکھتی ہے	109
40۔	جینے کے قرینے آ گئے ہیں	111
41۔	بڑی دل آویز زمین ہے طیبہ کی	113
42۔	نہ دہر کے کسی سلطان کو نصیب ہوئی	115
43۔	پہلے ہمیں اس شان کے قابل وہ کریں گے	117
44۔	یہ حسنِ اہتمام نرالا نبیؐ کا ہے	119
45۔	پائیں یہ بار آپؐ کی بزم قبول میں	121
46۔	بیانیہ جو ہو صبح ازل کے بیاں میں	123
47۔	مدحت کی نمو کی کیفیت ہے	125
48۔	نجات خواہ، دل و جاں کے ترجماں سے آئے	127
49۔	ازل میں گوندھا گیا میری خاک میں زرِ نعت	129
50۔	'لاکھوں سلام آپؐ پہ' مل کر سدا کہو	132
51۔	روز گھٹتے ہوئے سانسوں کے خزینے کی طرف	135
52۔	نعت کے صدقے شہاؐ! صبر و شکیبائی ملے	137

53۔ عکس، آیاتِ نور کے سارے 139

54۔ حج کا موسم مرے سینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے 141

55۔ وقت کے دونوں کناروں پر بسر ہو نعت میں 143

56۔ نسبت غلامی کے کر کے ہم کو قابل وہ ﷺ 145

57۔ دل کی دعا ہے یہ تری چوکھٹ کی خشت ہو 147

58۔ یُوں خُو دکو حُب نگارِ مُرسلیں ﷺ رکھ 149

59۔ ہیں جمع دھیان میں کیسے مبشّرین نعت؟ 151

60۔ چھپائے سے نہیں چھپتی نشاط دید و دل 153

61۔ کچھ اور پل_ کرمِ وافرِ مدینہ سے 155

62۔ نعت کے صدقے شہا ﷺ! صبر و شکیبائی ملے 157

63۔ عمر میں رائیگاں جانے والی یہ درودوں کی ڈالی نہیں ہے 159

❀❀❀❀❀

حمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان تری قدرتِ تخلیق نژادہ
امکاں پسِ امکاں ہے جو اسرار نہادہ

رَو میں ہیں صفاتِ ازلی غیرِ تعطّل
جاری ہے سفر ذات کا بے منزل و جادہ

ہم جس کو سمجھتے ہیں عدم، وہ بھی ہے دَر اصل
اک سلسلہ حکمت کا تری، خلق ولادہ

معدوم خلاؤں میں، جو پنہاں ہیں نظر سے
جو تیرگی ہے اصل میں ہے روشنی زادہ

ہم جس کو خلا کہتے ہیں وسعت میں وہ بڑھ کر
موجود سے ہے تا حدِ امکان کشادہ

کیا اِس کی حدوں کا ہو تعین کہ یہ موجود
ہر پَل ہُوا جاتا ہے زیادہ سے زیادہ

پھیلاؤ ہے ہر سمت ظہورِ اَزلی کا
اَن دیکھے خلاؤں کی طرف بے رہ و جادہ

دیتا ہے دکھائی جو ہمیں، کم ہے بہت کم
جو آنکھ سے اوجھل ہے وہ سب کچھ ہے زیادہ

'کُـــن' الف ہزاروں(1) سے مسلسل ہے سرِ کار
اک لفظ ترا حاملِ ہر قصد و ارادہ

سیّارہ بہ سیّارہ______ستارہ بہ ستارہ
ہے کہکشاں در کہکشاں ، نیرنگِ گشادہ

ہر قطرہ نیا قلزمِ ناپیدا کنار ایک
ہر خلیہ اِسی سلسلۂ کُن کا اعادہ

اک ذرّہ خاکی بھی جو تُو نے کیا تخلیق
باطن میں خود اک دنیا ہے، نَر ہو کہ وہ مادہ

ہر چیز پرَت دَر پرَت اقلیمِ تحیّر
ہر شے طبق اندر طبق اَسرار ولادہ

قطبین بہ قطبین سے آفاق بہ آفاق
افلاک بہ افلاک____ کمالات نہادہ

اجرام بہ اجرام طلسماتِ عجائب
تخلیق بہ تخلیق ہے آغاز اعادہ

جاری ہے زمانوں کا سفر صبحِ ازل سے
طاری ہے فسوں حیرتوں کا جادہ بہ جادہ

کیا وصف ہوں تیرے ہُنرِ لم یزلی کے
کیا شان بیاں ہو تری اے اصلِ مَبادا(۲)

کِس ذات سے اِس کُن کی ہے نسبت، کہ ہے اس کی
ہر لمحہ نئی شان نئی طرزِ اعادہ

لکھ شان میں شعر اُس کی، کچھ اُسلوبِ غزل میں
آئیں جو نظر حمد ___ لگیں نعت زیادہ

........................۲..............................

جنّت ہو کہاں؟ صاحبِ ؐ جنّت سے زیادہ
شان اُس کی ہے فردوس کی وسعت سے زیادہ!

بڑھ کر نہیں ہوتے ہیں سمندر سے جزیرے
کس طرح طریقت ہو شریعت سے زیادہ؟

اک نقطے کا پھیلاؤ ہے، اک نقطے میں سمٹاؤ
ہو پائے نہ 'کثرت' کبھی 'وحدت' سے زیادہ

وہ نقطۂ آغاز جسے کُن سے کریں یاد
ہر لمحہ فزوں ہے تری قدرت سے زیادہ

جو لفظ میسّر ہیں تری مدح کو یارب!
وہ لفظ نہیں ہیں کسی صورت سے زیادہ

پیرائے ہیں محدود بہت، تیری ثنا کے
امکان ہیں، معلوم کی کثرت سے زیادہ

اعداد کی تعداد سے بڑھ کر ترے اوصاف
مدحت تری، الفاظ کی وسعت سے زیادہ

اسلوب نہیں حمد کے معیار مطابق
اظہار نہیں کج مج و لکنت سے زیادہ

مَیں صورتِ تصویر ہوں آغازِ ثنا میں
کچھ بھی نظر آتا نہیں حیرت سے زیادہ

انوار کی یلغار ہے برداشت سے بڑھ کر
جلوے ہیں، مری تابِ بصارت سے زیادہ

مَیں پھر بھی ہوں مصروف یونہی سعیٔ ثنا میں
یہ کام ہے گرچہ مری ہمت سے زیادہ

پیرایۂ بخشش طلبی کا ہوں تمنائی
لفظوں کی دَر و بست کی عادت سے زیادہ

اظہار مرا ہو نہ فقط رسم مطابق
ہو جذب مرے فن میں، ریاضت سے زیادہ

تحفیظِ عقیدہ کا تصوّر رہے دائم
پیشِ نظر__اظہار کی جدّت سے زیادہ

اخلاص ہے مطلوب مجھے عرضِ ہنر میں
پیرایۂ و اسلوب کی ندرت سے زیادہ

تو راحم و ارحم ہے خدایا! مجھے تُو نے
ہر بار نوازا مری محنت سے زیادہ

جو مانگا ہے، جب مانگا ہے، مانگا ہے تجھی سے
اور اسؐ کے وسیلہ و وساطت سے زیادہ

اس زندگی کرنے کو ہر اک طرح کے اسباب
بخشے ہیں مجھے میری ضرورت سے زیادہ

رکھتا ہے تو قدرت کے مطابق ہی مکلّف
تکلیف نہیں دیتا تُو طاقت سے زیادہ

ہے فصل عجب توبہ و بخشش طلبی کی
بڑھ جاتی ہے ہر اشکِ ندامت سے زیادہ

مجھ کو تری اک ہلکی سی خفگی کا گماں بھی
ہے آتشِ دوزخ کی عقوبت سے زیادہ

مَیں ہو نہیں سکتا کبھی اس کا متحمّل
یہ ہے مجھے ہر ایک اذیّت سے زیادہ

میں کچھ بھی نہیں مانگتا کچھ بھی نہیں دَرکار
شہرِ ثنا آور میں اقامت سے زیادہ

اب تو ہی بتا! علم ہے تجھ کو مرے دل کا
کیا چاہوں؟ مدینے کی سکونت سے زیادہ

وہ مرسلؐ آخر کہ ہے ممدوحؐ دو عالم
وہؑ جو تجھے محبوب ہے خلقت سے زیادہ

جس کے بدنِ پاک سے مَس ہوتی ہوئی خاک
موجود اور امکان کی دولت سے زیادہ

کیا عرض ہو ممدوحِؐ خدا سے بہ رہِ راست
ہے جس کی فضیلت ہمہ خلقت سے زیادہ!

تو شافعؐ محشر ہے شہنشاہِ معظّم
بے شک ہے محبّت تجھے امّت سے زیادہ

رحمت جو تری عام ہے، اے رحمتِؐ عالم
رحمت ہے یہ ہر وسعت و کثرت سے زیادہ

اطراف میں جو کچھ بھی ہے موجود و میسّر
کب ہے تری نعلین کی قیمت سے زیادہ

اِس رشتہ و پیوند سے مغرُور جہاں میں
مطلوب نہیں کچھ تری نسبت سے زیادہ

امّت جو ترےؐ سایۂ رحمت میں پلی ہے
کیا ہو طلب اُس کی تریؐ شفقت سے زیادہ

اللہ سے مانگوں بہ صد آداب ہے جی میں
کچھ اور بھی مَیں صدقۂ حضرتؐ سے زیادہ

'دنیا میں اماں' __ 'قبر تک ایمان سلامت'
اور حشر کے دن اُنؐ کی 'شفاعت' سے زیادہ

ہوں تجھ سے کرم خواہ اے ستّار! اے غفّار!
مَیں عجز سے، منّت سے، ساجت سے زیادہ

کر رحم ریاض گنہ آلود پہ یا رب!
دیکھ اُس کی طرف چشمِ مودّت سے زیادہ

.........................۳..............................

پایانِ قصیدہ میں دعا کا ہے ارادہ
ہو عرض گزار اُس کے حضور اے دلِ سادہ!

اِس وقت کہ چھلنی ہوئی جب عمر کی چھاگل
مُٹھّی سے سرکنے لگا لمحوں کا برادہ

کم پڑنے لگے سانسوں کے جب درہم و دینار
اعصاب کا جب ہونے لگا تار لبادہ

اشکوں سے دُھلے چاہئیں کچھ درد بھرے لفظ
جن میں اَثر و گریہ و رقّت ہو زیادہ

ہے زورِ سخن کی نہ ضرورت، نہ دماغ اب
مل جائے گزارش کو بس اک لہجۂ سادہ

ہوں قحطِ قوافی سے مَیں لکنت میں گرفتار
سدِّ سفر اظہار میں ہے تنگیٔ جادہ

کیا کیجئے چلتا نہیں کام اِس کے سوا اب
ہے ننگِ ہنر گرچہ قوافی کا اعادہ

تکرار بھی تسبیح مگر ، تیری ثنا میں
اوصاف کی گردان بھی اوراد نہادہ

دکھلا مجھے وہ شہرِ کرم بار پھر اک بار
جو شہر ہمیشہ سے ہے انوار ولادہ

منسوب جو ہجرت سے ہے اُس راہ وفضا میں
مکّے سے مدینے کا سفر طے ہو پیادہ

شاہِؐ شفا آثار کی نعلین کے صدقے
اُس راستے کی خاک ہے زخموں کا ضمادہ

ماحول مدینہ ہے کریمانہ و حُب دار
دل بندۂ اماں یافتۂ آسودگی دادہ

وہ قریہ دکھی دل کی شفا___ خاک ہے جس کی
دُر یافتۂ زَر بافتۂ انعام نہادہ

جو رہ گئے دن گزریں حریم نبویؐ میں
مل جائے مدینے میں اقامۂ عبادہ

ہو تیری رضا کے لئے جو کام کروں مَیں
ہو رُو بہ محمدؐ مرا ہر ایک ارادہ

ربّا! کرمۂ اس امّتِ ماندہ پہ کرم کر!
اِدبار بڑھا جاتا ہے روز اس کا زیادہ

گرداب میں سنگین مسائل کے پھنسی ہے
یہ حوصلہ انداختۂ یہ عزم فتادہ

شرطبع، بد اندیش حریفوں کے مقابل
ہے برسرِ پیکار یۂ بے تیغ و عزادہ(۳)

جو ضابطہ ضامن ہے فلاحِ بشری کا
بہبود ہی بہبود، افادہ ہی افادہ

موسوم کیا جاتا ہے دہشت سے اسے اب
آتا ہے یہ دنیا کو نظر فتنہ نہادہ

خنجر کی طرح ہے دلِ اقوامِ جہاں میں
ہے زیبِ گلو جو تری نسبت کا قلادہ

اس کام کے رستے میں کھڑی کرتے ہیں دیوار
ہو جس میں اس امت کا ذرا سا بھی افادہ

تقسیم ہوئی جاتی ہے کیوں رنگ و نسب میں
ملت جو ہے بنیاد میں توحید ولادہ

مفہوم مجھے رکھتی ہے بے چہرگی اس کی
اطوار ہیں سب اس کے سراسیمگی دادہ

کیوں منبر و محراب پہ چھینٹے ہیں لہو کے
زہری ہُوا کیوں عالموں کا لہجۂ سادہ

تسبیح یہاں مقتدیوں کی ہے گرہ دار
خوں رنگ اماموں کے مصّلائے عبادہ

تشویش بہت رہتی ہے دِل کو تری رحمت
ناراض نہ ہو جائے کہیں ہم سے مَبادا

دکھلاؤں میں تصویر کسے منظرِ جاں کی
دکھلاؤں کسے کھول کے اپنا دلِ سادہ

سر سبز زمینوں کے پرندوں کو ترستا
دل قحط زدہ شہر کا بے صدا آدہ(۴)

ہے چپچہا کوئی نہ کوئی جاں فزا آواز
تاحد نظر شہر خموشاں ہے کشادہ

آسیب زدہ جان کا ماحول ہے کب سے
اوڑھے ہوئے پُرہول خموشی کا لبادہ

کر دے جو حرم رُو مرے اوقات کی ترتیب
بخش ایسا کوئی ہم نفسِ راست ارادہ

اک مغفرت انداز بشارت لئے موت آئے
ہو نزع میں رحمت تری نزدیکِ وسادہ(۵)

دھڑکن مرے دل کی ہو ترے نام کی تسبیح
لَو ہو مری آنکھوں کی درِ خلد کا جادۂ

پُرعیب ہوں تو بخش دے محض اپنے کرم سے
میں لادہ(۶)
بلادہ(۷)
میں فلادہ(۸)
میں کبادہ(۹)

(۱)ہزارہ: Millennium (۲)مبادا: آغاز، ابتدا، منبع (۳)عزادہ: جنگی آلہ از قسم منجنیق (۴) آدہ: پرندوں کے بیٹھنے کی چھتری، لکڑی یا دھات کی بیٹھک، پرندوں کا اڈا (۵)وسادہ: بالین، سراہنے (۶)لادہ: بےعقل (۷)بلادہ: نابکار، بدکار (۸)فلادہ: عبث، بےفائدہ، بےہودہ (۹) کبادہ: بدنام، رسوا، بےآبرو

نعتیہ

تصّور غیر ممکن رفعت و شان محمدؐ کا
عبث ہے ڈھونڈنا جس طرح آدم کے اَب وجَد کا!

سکھائے صبحِ 'کُن'، اللہ نے اَسما جب آدم کو
سکھایا سب سے پہلے اسمؑ آدم کو محمدؐ کا

قیامت تک کے اَسرارِ رسالت اُس کو سمجھائے
بتایا بھید اُسے ختمِ رُسَل کے قامت و قد کا

کوئی گِن ہی نہیں سکتا، کوئی لکھ بھی نہیں سکتا
بھرم کھولا ترےؐ اوصاف نے اعداد و ابجد کا

غلام اُس کے کروڑوں ہر زمیں پر، ہر زمانے میں
نہیں موجود و امکاں میں کوئی ثانی محمدؐ کا

علامت ہے یہ تیرے آستاں بوسی کی خواہش کی
تری چوکھٹ کو جُھک جُھک دیکھنا چرخِ زَبرجَد کا

ہزاروں سال کی دُوری کی خندق پاٹ جاتا ہے
نبیؐ کے لمسِ لب کا قرب آور بوسہ اسود کا

نہیں ہے بال بھر نظمِ دو عالم میں خلا کوئی
مکاں ہو یا زماں صدقہ ہے اک میمِ مشدّدؐ کا

جو کچھ بھی ہے، جہاں پر بھی ہے، موجودات وامکاں میں
تشکّر مست تیری رحمتِ بے حصر و بے حد کا

نبوّت طے اَزل سے تھی تری، مابعدِ محشر بھی
کوئی کس طرح ہوسکتا ہے وارث تیری مسند کا!

کشش آورد خیال اُن کا ہے ایسے نعت گوئی میں
گماں ہر کوششِ آورد پر ہوتا ہے آمد کا

طلوعِ نعت کا آغاز اُس سدرہ سے ہوتا ہے
جہاں ہے خاتمہ امکانِ فن کی آخری حد کا

پیالہ با پیالہ متصّل قوسین سا املا۔۔۔!
زمیں سے عرش تک رحمت نما ہے میم کی شد کا

❁❁❁❁❁

اُنؐ پہ کہتے ہیں جن کو محمدؐ درُود
بے حساب و شمار اور بے حد درُود!

ہے طلبگار ہر اک مسلمان سے
اسمِ احمدؐ سلام اور محمدؐ درُود!

سارے اذکار و اشغال میں منفرد
معتبر، مفتخر، احسن ، امجد درُود!

آسماں آشنا' عرش نسبت کرے
خاکِ بے مایہ کا قامت و قد ، درُود!

اور کسی ذکر کی تجھ کو حاجت نہیں
کر لے طے زیست کا تُو جو مقصدؔ درُود!

اس یقینِ قبولیت سے پڑھو
سُن رہے ہیں تمہارا محمدؐ درُود!

ہیں کچھ ایسے بھی ذاکر، گر اک صد پڑھیں
تو ملائک لکھیں الف ہا صد درُود!

جن کا دائم وظیفہ ہو صلِّ علیٰ
مر کے بھی پڑھتے ہیں زیرِ مرقدؔ درُود!

ہوتے ہی داخل اُس شہر میں زائرا!
پڑھؐ نظر آئے جب سبز گنبدؔ درُود!

کیا قبولیت انجام یہ وِرد ہے
ہے مکمّل عبادت مجردّ درُود!

کار بند اس کا محفوظ و ماموں رہے
بلّیات اور آفات کا رَد درُود

اُنؐ کے احساں سے تَر آنکھ بھی ارمغاں
لفظوں میں ہی نہیں ہے مقیّد ، درُود

اے ریاضؔ حُب آگاہ مت بھولنا
ساعتِ بوسۂ سنگِ اسودؑ درُود

✿✿✿✿✿

انتہائے جذب میں اے طبع! مشتاقانہ تر
لب کشا ہو نعت کے سدرہ پہ آزادانہ تر

اے دلِ تکریم اسلوب! اے دلِ آداب خُو
'با خدا فرزانہ باش و با نبیؐ فرزانہ تر'

لَے رہے ہشیار تر' محتاط تر اظہار کی
لاکھ ہو ذوقِ ثنا، چالاک تر، طرّانہ تر

پلِ صراطِ حشر سے گزریں گے رب کے اذن سے
امّتی خاص اُن کے۔۔۔بے باکانہ تر' درّانہ تر

ہو گئے جو خاک تیرے آستانِ قدس کی
زندگی کرتے ہیں وہ سائل بسر، شاہانہ تر

نعت کے موضوع کو ہر صنف کرتی ہے قبول
آگے بڑھ کر ایک سے ایک آپ دلدارانہ تر

سیرتِ سرورؐ سے جو نا آشنا ہے وہ ریاضؔ
دہر سے بیگانہ ہے، مابعد سے بیگانہ تر

❀❀❀❀❀

تصورِ نبیؐ آخریں سے لی گئی تھی
شبیہِ ہستؔ شہۂ مُرسلیںؐ سے لی گئی تھی

لگی تھی خاک جو آدمؑ کو، سوچتا ہوں کبھی
وہ خاکِ خلد تھی یا اس زمیں سے لی گئی تھی

جہاں پہ گنبد خضرا ہے آج، لگتا ہے
ازل کی صبح وہ مٹّی یہیں سے لی گئی تھی

وہ روشنی، ہُوا تھا جس سے وقت کا آغاز
رسولِ پاک کی روشن جبیں سے لی گئی تھی

حیا جو بانٹی گئی ہے تمام خلقت میں
جنابؐ کی نگہٴ شرمگیں سے لی گئی تھی

ریاضؒ جنّۃ کی کس طور ہو گی حد بندی
اجازت اُس کی حرم کے مکیںؐ سے لی گئی تھی

❁❁❁❁❁

کرتا ہے میرے گھر کو سرافراز نعت سے
ہونا طلوعِ فجر کا ' آغاز نعت سے

حُبّ اُس کی گر ہو' حبِّ اطاعت نژاد__ تو
خاکی ملائکہ کا ہم آواز نعت سے

خود مجھ کو بھی خبر نہیں__ الفاظ ولحن میں
جن حیرتوں کا ہوتا ہے دَر باز نعت سے

خواب وخیال میں بھی نہ سوچا تھا' جس طرح
جذبے ہوئے ہیں معجزہ انداز نعت سے

اک نسبتِ عظیم ہے رہبر قدم قدم
جوہر مرا ہُوا ہے ثنا ساز نعت سے

اللہ کا کرم ہے، یہ سرکارؐ کی عطا
جو بھی ریاضؔ کو ملا اعزاز ، نعت سے

نظر کے سامنے اُنؐ کا حرم ہے
مرے خالق! ترا کتنا کرم ہے؟

وہاں کی حاضری بھی ہے حضوری
مدینے کا ہر اک پل محترم ہے

تُو ماں سے بڑھ کے شفقت کرنے والا
مری جنّت ترے زیرِ قدم ہے

تیری امّت سے ہوں، ہے ناز اِس پر
تیری رحمت ہے، یہ تیرا کرم ہے

سلام اُن کے لئے لب پر ہمیشہ
درُودِ پاک دل میں دمبدم ہے

دعا مقبول ہونے کی نشانی!
مبارک ہو تجھے جو آنکھ نم ہے!

ملا ہے نعت گوئی کا جو منصب
ریاضؔ اپنا یہ کیا اعزاز کم ہے؟

❁❁❁❁❁

لکھا ہُوا ہوٗ ہر اک اہلِ نعت کا مقبول
رسولنا! ہو یہ مقبول، ربنّا! مقبول

کسی بھی رُخ سے نہ رَد ہو کبھی یہ خیر کا وِرد
دُرود ایسی عبادت ہے ___ ہو سدا مقبول

کسی بھی نعت کا اک شعر، کوئی اک مصرع
نبیؐ کے صدقے، کرے رب مرا لکھا مقبول

ہماری نقل کو دے خاص اصل کا درجہ
ہماری لکنتِ لہجہ کو کر شہاؐ! مقبول

ہے تیرے اذن سے، تری عطا سے کارِثنا
تو اپنا اذن پذیرا ، تُو کر عطا مقبول

ہے تیرا خاص کرم ہم پہ، ہم جو لکھتے ہیں
رحیم! رحم! نہ ہو اِن میں کچھ بھی نا مقبول

گواہ پندرہ سو سالوں کے راز یاب اِس پر
درود پڑھ کے جو مانگو ہو وہ دعا مقبول

خیال میں، جو مواجہ کے سامنے کی ہے
وہ عرضداشت ہو پوری، ہو وہ دعا مقبول

ملے نوید کسی شب یہ خوابِ طیبہ میں
خوشا نصیب! ہوئی ہے تری ثنا مقبول

نفوسِ قدسیہ تھے برگزیدہ جن کا ریاضؔ
سنا گیا ، جو کہا__جو کہا، ہُوا مقبول

فواکہات، نہ حُور و قصور میں جنّت
ہے اہلِ حُب کی رضائے غفور میں جنّت

طلب ہے آدم خاکی کی وہ ہی گم گشتہ
جھلکتی ہے جو کبھی لا شعور میں جنّت

قریب آتی ہوئی، غیب میں سمٹتی ہوئی
ہے جاں کے جو کہیں نزدیک و دُور میں جنّت

ورائے سدرہ، رضایاب کامگاروں کی
ہے منتظر کہیں راہِ ظہور میں جنّت

وہ دفن ہوتے ہیں جو نفسِ مطمئنہ کے ساتھ
دکھائی جاتی ہے اُن کو قبور میں جنّت

ریاض جنۃ میں بیٹھے ہوئے یہ سوچتا ہوں
ریاضؔ کی قدمینِ حضورؐ میں جنّت!

❀❀❀❀❀

جالیوں سے پھوٹتے انوارِ رحمہ سے ملی
اشک کو گویائی کی ہمّت مواجہ سے ملی

چلتے پھرتے، بیٹھتے اٹھتے حضوری جُو تھا دل
نعت کی تحریک ماحولِ مدینہ سے ملی

ایک اک لمحہ وہاں کا احترام آموز تھا
زیست کو شائستگی، آدابِ طیبہ سے ملی

اور کسی بھی یاد سے پاتی نہ تھیں سانسیں قرار
مضطرب جاں کو سکینت یادِ روضہ سے ملی

آپؐ کا کردار، سیرت آپؐ کی ___ قران کے
سورہ سورہ میں منور آیہ آیہ سے ملی

گھر ترا مہکائے رکھّے گی، مبارک ہو تُجھے
گیلی مٹی جو تجھے بنیاد کعبہ سے ملی *

❀❀❀❀❀

* برادرم رؤف عزیز کو (1996 میں جب حرم پاک کی تعمیر ہو رہی تھی اس وقت) خانہ کعبہ کے اندر جانے اور نفل پڑھنے کی سعادت ملی۔ یہ نعت اس حوالے سے لکھی گئی

احترامات فراواں سے صد و صد مرحبا!
مرحبا! سرکار کی دنیا میں آمد مرحبا!

نام ہی ایسا ہے جو ہے جانِ تخلیقات کی
لب پہ آ جاتا ہے سنتے ہی محمدؐ، مرحبا!

مصطفٰے و مجتبٰے و مرتضٰے ہے اور کون؟
آپؐ پر قربان ہم سب کے اَب و جدؑ مرحبا!

کیسے کیسے نام سے قرآن انہیں کرتا ہے یاد
شاہد و مزّمّلؐ و یسٰین و احمدؐ مرحبا!

رب کے اس احساں پہ کر اظہارِ شکر اے دل مدام
بے شمار و بے حد و بے حصر و بے حدٗ مرحبا!

اے خوشا! شاداب رکھتا ہے دلوں کو اُس کو دھیان
ہم پہ رحمت پاش ہے وہ سبز گنبدٗ مرحبا!

آپؐ نے چوما ہے اِس کو اِس فضلیت کے سبب
ہے کشش آور نہایت سنگ اسودٗ مرحبا!

منصبِ ختمِ رسالت کا سزاوار اک وہی
زیب دیتی ہے فقط اُس کو یہ مسند مرحبا!

سلسلہ ہائے رسلؑ ، آثار ہائے انبیاؑ
پائیں سُرمی ذات میں سب اپنا مقصدٗ مرحبا!

✿✿✿✿✿

اذن فرما، مرے اللہ! بنا اُسؐ کو شفیع
ساری امّت کا جو ہے، صلِّ علیٰ، اُسؐ کو شفیع

ملتفت کیسے نہ اُن سب پہ وہ رحمت ہو گی؟
دل سے جِس جِس نے بھی تسلیم کیا اُسؐ کو شفیع

خوشہ چیں ایک اُسی نخلِ شفاعت کے ہیں ہم
ہے شفیع ایک ہی وہ خاص، بنا اُسؐ کو شفیع

آبیاری کرے اعمال سے اُس کے دیں کی
جس نے تسلیم کیا، مان لیا اُس کو شفیع

مغفرت بخش، کرم کار، شفاعت منصب
لوحِ محفوظ پہ قدرت نے لکھا، اُسؐ کو شفیع

جس کے دامان شفاعت کو ہیں سب تھامے، ریاضؔ
ملتجی تو بھی اِسی سے ہو، بنا اُسؐ کو شفیع!

✿✿✿✿✿

گھر تک جو اُٹھا لایا ہے تو خاکِ مدینہ
غافل! نہیں تجھ کو ذرا ادراکِ مدینہ

ٹھہرا رہے کاش آنکھ میں ماحولِ مواجہ
تحلیل نہ ہو منظرِ نم ناک مدینہ

رحمت کی تجلّی سے گزارا گیا اِس کو
چیز آگے کی ہے خاک سے، یہ خاکِ مدینہ

یہ مالکِ جنّت کی اطاعت کا صلہ ہے
جنت بھی ہے من جملۂ املاکِ مدینہ

کون اور ہے؟ کوئی نہیں! کوئی بھی نہیں ہے
یکتا و یگانہ شہؐ لولاکِ مدینہ

سرشار کیئے رکھتی ہے ہر اہل طلب کو
ہے کتنی ثمردار ' رگِ تاکِ مدینہ

کس پیار سے تکتے ہیں ترے اشک' ملائک
رخصت کے پَل، اے زائرِ غمناکِ مدینہ!

زمزم سے دُھلی پاکِ فضائیں ہیں یہاں کی
آئینۂ انوار ہے پوشاکِ مدینہ

نسبت ہے ریاضؔ اِن کو دیارِ نبویؐ سے
رکھ اپنے کفن میں خس و خاشاکِ مدینہ

✿✿✿✿✿

طیبہ کی چند راتیں، وہ مکّے کے چند دن
آتے ہیں یاد آج بھی وہ ارجمند دن

خفّت کے گوشواروں سے معمور عمر میں
ہیں وجہٗ افتخار وہی سربلند دن

تابع تھیں جب جبلّتیں اخلاقیات کے
وہ وعظ وعظ ساعتیں، وہ پند پند دن

عرفات کے ہجوم میں تنہائی بخش پل
وہ دہر بھر کی بھیڑ میں، خلوت پسند دن

سوغاتِ اشک و نعمتِ گریہ تھی جب نصیب
رقّتِ سرشت راتیں وہ گریہ پسند دن

اخلاص اور دعاؤں سے معمور گفتگو
حُب دار صحبتوں سے بھرے نعت مند دن

یکسانیت گریز رُتوں کا نزولِ خاص
اک منفرد طلوع لئے سربلند دن

جن کی مہک سے روح تھی سرشار، خُلد حال
وہ چند دن تھے نافۂ جنت کے بند دن

رحتِ ہنر ریاضؔ ثنامست کا وہی
یادش بخیر، نعت وَر، اوصاف مند دن

❁❁❁❁❁

یارسولؐ! آپ سے جوعرض وگزارش کی ہے
طلب اک آیۂ 'جا وک' سفارش کی ہے

مغفرت خواہ ہیں اللہ سے ہم اہلِ خطا
اور سرکارؐ سے درخواست سفارش کی ہے

پَر لگاتی ہے تمنا کو اُسی کی توفیق
کرم اللہ کا جو ہم نے یہ خواہش کی ہے

جس سے موجود کے، امکاں کے جہاں ہیں روشن
روشنی ساری اُسی اسم کی تابش کی ہے

توبہ ایسی ، جو ثمر بار کرے کشتِ عمل!
التجاؔ جاں پہ مسلسل کسی بارش کی ہے

کان میں جب مرے وہ اسمِ گرامی اترا
تب مرے تن میں مرے خون نے گردش کی ہے

آخری صف میں ثنا خوانِ نبیؐ کے ہونا
بات میرے لئے اعزاز کی نازش کی ہے

تیری رحمت نے خبردار کیا ہے بروقت
جب خلاف اپنے کبھی نفس نے سازش کی ہے

تیریؐ طاعت میں جیئے ، تیریؐ محبّت میں مرے
اے خوشا! جس نے فقط اک یہی خواہش کی ہے

کرے اللہ قبول، اُس کی عنایت ہے ریاضؔ
مَیں نے جو نعت میں یہ تھوڑی سی کوشش کی ہے

❀❀❀❀❀

ایک اک حرفِ ستائش ہے سراسر آئینہ
تیری مدحت سے ہُوا دیواں منوّر آئینہ

یاد میں رَہ کے حرم کی ، حیرتیں خود میں اُجال
روح صقیل کر، اور اپنے ذہن کو کر آئینہ

خواب میں پرتو ہے کس کے عکس کا، تکتا ہوں میں
زیرِ زمزم آئینہ ، بالائے کوثر آئینہ!

دھیان سے کس کے ہے شریانوں میں روشن کہکشاں
کس کے نقشِ پا سے ہے دل کا یہ پتھر آئینہ

زائروں کے نقشِ پا سے جگمگاتی ہے فضا
گھر سے طیبہ تک کا رستہ ہے سراسر آئینہ

لوٹ کر طیبہ سے گھر آنے کی حیرت کیا کہوں؟
صحن و بام و در چمک اُٹھے ، ہُوا گھر آئینہ

ہوں وہ صدیقؓ عمرؓ یا ہوں وہ عثمانؓ و علیؓ
ہے صفِ اصحابؓ ساری آئینہ دَر آئینہ

ڈبڈبائی آنکھ میں منظر مواجہ کا ریاضؔ
آنکھ میں ہیں جالیاں یا آئینے پر آئینہ

✿✿✿✿✿

تابندہ ہے موجود کے سر تاج ترا ہی
امکان کی دنیاؤں پہ بھی راج ترا ہی

منسوخ رسولانِ سلف کے ہیں صحیفے
چرچا ہے زمانے میں بپا آج ترا ہی

دنیا تری دُوری میں جہنّم سے سِوا ہے
مولاؐ دلِ مشتاق ہے محتاج ترا ہی

تو آیتِ محکم قلمِ لم یزلی کی
روشن ہے کفِ کُن پہ نشاں آج ترا ہی

تیری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے جہاں کو
جو دل متجسّس ہے ، ہے آماج ترا ہی

چاکر ہے مرا دل تری اقلیمِ ثنا کا
کرتا ہے رہِ نعت سے یہ کاج ترا ہی

لُڑھکے چلے جاتے ہیں ڈھلانوں کے سفر میں
ہے آسرا اے صاحبِ معراج! ترا ہی

اللہ! ریاضؔ اپنے پہ رحمت کی نظر کر
ہے دونوں جہانوں میں یہ محتاج ترا ہی

❀❀❀❀❀

مقصد سے کبھی زیست کے غافل نہ رہوں مَیں
یوں عمر بھر آوارۂ منزل نہ رہوں مَیں

دل رکھوں ترے ذکرِ مبارک سے ہم آہنگ
اے شاہؐ! تری یاد سے غافل نہ رہوں مَیں

ہو مستغنی، ہر دو جہاں سے دلِ تنہا
جُز تیرے، کسی اور کا سائل نہ رہوں مَیں

دُنیا کی ہر اِک حرص مٹا دے مرے دل سے
اسباب رہ زیست پہ مائل نہ رہوں میں

مولا مری میراث کو رکھ اپنی اماں میں
سازش میں کبھی نفس کی، شامل نہ رہوں میں

امید ہی ایسی ہے جو سونے نہیں دیتی
کیوں خواب میں بیدار، ہمہ دل نہ رہوں میں؟

خوشا! یہ نامۂ اعمال میں مایہ درودُوں کا
ہمارے سر پہ ہو گا حشر میں سایہ درودوں کا

زہے قسمت! مدینے سے رسید آئی سلاموں کی
خوشا! اس آستانے سے جواب آیا درودوں کا

بشر کی عمر تک تھے اور جتنے ذکر تھے سارے
لحد میں بھی مگر سورج نہ گہنایا درودوں کا

چھپی جاتی ہیں عصیاں کی سیاہی نورِ صلّ سے
مبارک نامۂ اعمال! سرمایہ درُودوں کا

ہوئی ہر صبح اپنی یادِ سرورؐ کی سلامی سے
خیالِ شہؐ کو ہر شب ہار پہنایا درودُوں کا

وہ آیت سورۂ احزاب کی، حُب داروں کی جاں ہے
جہاں حکم اہلِ ایماں کے لئے آیا درودوں کا

سکینت کا یہاں پر، آخرت میں خُلد کا باعث
خوشا تقدیر! یہ وردِ گراں مایہ دُرودوں کا

ریاضؔ اہلِ حُب اِس کو سیّد الاذکار کہتے ہیں
نہیں ہے اور کوئی ذکر ہم پایہ درودوں کا!

✿✿✿✿✿

مجھ پہ اللہ نے کیا رحمت کی
میں نے نعتوں کی طرف ہجرت کی!

واسطہ اُس کی ربوبیّت کا
طرز سکھلا دے عبودیت کی

مدح کرتا رہوں مَیں تا دمِ مرگ
آپؐ کی، آل کی اور عترت کی

دل ازل سے ہے مدینہ انداز
اختیار اک یہی شہریت کی

روح ہے دیدِ حرم سے سرشار
دیدنی شان ہے محویّت کی

سرخرو بدر سے اور خندق سے
داستاں جرأت و حرّیت کی

کامیاب اُس کو اُسی طور کیا
جس نے جس طرح کی بھی نیّت کی

کرمِ بے حدِ مولاً کی قسم
حد نہیں ہے مری معصیت کی

دن ہو یا رات ہو تو مانگ دُعا
خیر پر خاتمے کی نعمت کی

نعت گوئی ہے کرم اُنؐ کا ریاضؔ
نہیں یہ بات کچھ اہلیّت کی

✿✿✿✿✿

جو آکے ہست میں ملکِ عدم سے زندہ ہیں
ترے سبب سے ہی، تیری قسم سے زندہ ہیں

نہ ہونے پائے کبھی بے جہت، زوال میں بھی
اِس انتشار میں ربطِ حرم سے زندہ ہیں

فراقِ طیبہ کے خواب آنکھ کا اثاثہ ہیں
اِسی سرُور اِسی کیفِ غم سے زندہ ہیں

خوشا نصیب کہ آنکھ میں راہِ جنت ہے
ہم اُن کے جلوۂ نقشِ قدم سے زندہ ہیں

اِسی سے کشتِ ولایت کی آبیاری ہے
یہ خواب ہائے طلب چشمِ نم سے زندہ ہیں

ہزاروں نعمتوں سے ہو رہے ہیں فیض اندوز
ہم اہلِ حُب، ترےؐ ناز و نعم سے زندہ ہیں

سنبھالے رکھتی ہے ہم کو یہ ایک نسبتِ خاص
ہجومِ مرگ میں تیرؐے کرم سے زندہ ہیں

کریں نگاہ جو باطن پہ، سانس رُک جائے
تری نگاہِ شفاعت شیم سے زندہ ہیں

ترا کرم ہے ___ علاقے وِلا و نسبت کے
ہمارے خامۂ مدحت رقم سے زندہ ہیں

شفیع امتیّوں کے وہ حشر میں ہوں گے
اسی دلاسے، بھروسے، بھرم سے زندہ ہیں

فقیر و حافظ و تائب کے ہم امیں ہیں ریاضؔ
ثنا و حب کی روایات ہم سے زندہ ہیں

❁❁❁❁❁

جو اُنؐ کی رحمت بے حد سے فیض زادہ ہو
ہر ایک رات اُسی خواب کا اعادہ ہو

ہو بختِ عمر، مسافت طریقِ ہجرہ کی
سفر مدینے کا مکّے سے پادہ ہو

تصوّر ایسے پکا دل میں سبزِ گنبد کا
کہ حُبّ شاہؐ و وِلائے حرم زیادہ ہو

ہجومِ حشر میں سب سے جدا دکھائی دوں
گلے میں نسبتِ سرکار کا قلادہ ہو

کشید اُنؐ سے کئے جائیں نعت کے مضمون
مدام سیرت و قراں سے استفادہ ہو

مجھے بھی لے چلیں احباب اپنے ساتھ ___ اگر
زیارتِ حرمِ شاہؐ کا ارادہ ہو

فراخ حوصلہ کر ذات ، ذکرِ سیرت سے
پڑھ اُن کا اُسوہ ریاضؔ اور دل کشادہ ہو

❁❁❁❁❁

قرآن نژاد اُن کی سیرت
ہے وحی آباد اُن کی سیرت

انوار سرشتؔ خیر آثار
ہے روشنی زاد اُن کی سیرت

اب خاص ہُوا یہ لفظ اُنؐ سے
سیرت سے مرادؔ اُنؐ کی سیرت

قراں پہ رہے گی یوں ہی کرتی
ہر ایک پل صاد اُنؐ کی سیرت

تقلید کے لائق اُن کا اسوہ
ہے قابلِ داد اُنؐ کی سیرت

ہر مرحلۂ حیات میں کر
اخلاص سے یاد اُنؐ کی سیرت

ہر کفر ، ہر شرک کے مقابل
سر گرمِ جہاد اُنؐ کی سیرت

✿✿✿✿✿

یہ امّت خاص، اِس کا رہنماؐ خاص
نبی ، ہادیٔ پیمبر ، پیشوا خاص

سفر طیبہ کا یکتا ہر سفر سے
ہے اِس کی ابتدا خاص، انتہا خاص

مسافر جا رہے ہیں گریہ انداز
سوئے طیبہ رواں ہے قافلہ خاص

مواجہ کی فضاؤں سے ہے منسوب
دُعا خاص، آرزو خاص، التجا خاص

ہے جنت بخش شغلِ نعت گوئی
ہے اِس کارِ محبّت کی جزا خاص

نہایت حمد بخش اور نعت افزا
ہے شہرِ طیبہ کی آب و ہَوا خاص

طوافِ کعبہ کا کر کے خیال آج
نبیؐ کی نعت کا تحفہ ملا، خاص

نہ کر پائے ہمی کچھ قدر، افسوس!
کرم ہر بار ہی اُس نے کیا، خاص

بروزِ حشر مجھ پر___ خوش گماں ہوں
کرے گا رحمتیں میرا خدا، خاص

ریاضؔ اُس کو جو اُنؐ کا امتی ہے
ہے اُنؐ کی رحمتوں کا آسرا، خاص

❁❁❁❁❁

خدا کرے کوئی ایسی سبیل بن جائے
قیام طیبہ کا ، اب کے طویل بن جائے

وِلا کے اشکِ' ندامت کی آہ ، حُب کی مہک
مِلا ہنر میں ____ کہ مدحت اصیل بن جائے

مرے قریب سے نُوری مسافر آئیں جائیں
رہِ مدینہ کا دل سنگِ میل بن جائے

ہو وقتِ نعت نگاری خیال زائرِ خُلد
یہ میری کلک پرِ جبرائیل بن جائے

مرے اور آتشِ دوزخ کے درمیاں یہی نعت
تری نگاہِ کرم سے فصیل بن جائے

ہو التزامِ بہ یک قافیہ سے باقی نعت
تو عرضِ شوق دلیل و دلیل ہو جائے

دُعا ہے حاضری اب کے ڈَھلے حضُوری میں
قبولیت کی جو روشن دلیل بن جائے

ہو اذن رب کا تو بخشش کے واسطے سرِ حشر
یہ اشکِ توبہ نجاتی دلیل بن جائے

کرے قبول خدا تو یہی ثنا میری
مری نجات کی محکم دلیل بن جائے

ترے کرم سے عبادت میں ہو شمار' ہنر
کریم! کام مرا بے دلیل بن جائے

خموش رہ کے کر اظہارِ حُبّ ریاضؔ کہیں
دلیل آپ نہ ردِّ دلیل ہو جائے

❁❁❁❁❁

سب اہل بیت و صحابہ ہیں ترجماں تیرے
جئے جو زندگیاں ، بن کے ہم زباں تیرے

زباں پہ اُن کی تھا 'آمنّا' اور 'صدّقنا'
وہ رمزِ حرفِ 'اطعنا' کے رازداں تیرے

یہی دعا ہے ، یہی التجا ، کہ حشر کے دن
ترے قریب رہیں ہم ' دُرود خواں تیرے

جہان جو ابھی دریافت ہونے والے ہیں
چمک رہے ہیں نقوشِ قدم وہاں تیرے

مقام آشنا تیراؐ، نہ کوئی ذات شناس
ورائے سرحدِ ادراک ہیں نشاں تیرے

کوئی زباں مُتَحَمِّل نہ ہو سکے اِس کی
بیاں میں آئیں نہ اوصافِ بے کراں تیرے

سکوت اوڑھ کے ہو جائیں تیری یاد میں گم
عبث تلاشتے ہیں لفظ، نعت داں تیرے

امید وارِ شفاعت ہیں اے کریمؐ! کرم
ہم امّتی ہیں ہمیشہ سے خوش گماں تیرے

ریاضؔ ایسے خطا کار بھی، زہے قسمت!
رہے مدینے میں کچھ روز میہماں تیرے

❁❁❁❁❁

پیش کر فقر اور عاجزی کا سلام
آپ سنتے جو ہیں ہر کسی کا سلام

چشمِ نم ناک سے پیش ہو عرض داشت
ہے مؤثر بہت خامشی کا سلام

حاضری سے شرف سے جو محروم ہے
ہو قبول اپنے اُس امتی کا سلام

خوشبوؤں کا درُود آپؐ کے واسطے
آپؐ کے واسطے روشنی کا سلام

کتنا دل دوز سارے سلاموں سے ہے
آپ کے شہر سے رخصتی کا سلام

خود خدا آپ پر بھیجتا ہے دُرود
اور جنّ و ملک آدمی کا سلام

سب سلاموں میں سے ایک یہ ہی تو ہے
دانش و عقل کا آگہی کا سلام

شامل اِس میں نَمی اپنی کرتے ہیں اشک
دل سے اٹھتا ہے جب سرخوشی کا سلام

صرف اُن کے لئے، صرف اُن کے لئے
خُلد احساس کی ہر کلی کا سلام

حاضری کی تمنا میں بھیگا ہُوا
کاش پہنچے وہاں ہم سبھی کا سلام

نِت درودوں کی آواز آتی رہے
دل کی دھڑکن بنے ، ہر گھڑی کا سلام

❁❁❁❁❁

سب عبد تو اک عبدہٗ
ہے منفرد خلقت میں تو

تُو خالق و خلقت میں ربط
اے رب نما ' قران رُو

تو منتظَر ہر ایک کا
تُو ہر کسی کی آرزو

راہی ترے رستے کے سب
سب کو ہے تیری جستجو

کیسے نباہوں حُب تری
مَیں خس ادا' خاشاک خو

تو صاحبِ کردار ہے
قرآں کی صورت ہُو بہو

اصحابؓ تیرےؐ اے خوشا!
تجھ سے ملے جو رُوبرو

ہے شش جہتِ چرچا ترا
تیرے ثنا گرؐ چار سُو

وصف اُس کے ہوں کس سے بیاں
نقطہ بہ نقطۂ مُو بہ مُو

ہو ورد تیرے نام کا
جب تک رگوں میں ہے لہو

لب پر رہے صلِ علیٰ
چاہے دلِ اوراد خو

دیکھے ترے نعلین کو
آنکھ اشک سے کر کے وضو

اے غایتِ کُــــــن، خلد کے
پھولوں میں تیرا رنگ و بو

سیرت تری رخشندہ تر
تابندہ جاں، فرخندہ خُو

تیرا عمل، قرآن کی
شرح و وضاحت ہو بہو

رتبہ بڑھا افکار کا
جب سے ہُوا دل، طیبہ رُو

مدّاح تیرے خوش ہنر
وصّاف ترے خوش گلو

واصف ترے شریں سخن
ناعت ترے خوش گفتگو

ہیں ذکر سے تیرے شہاؐ!
آباد جاں کے کاخ و کو

تیرے سبب رب نے کہا
لاتقنطوا، لاتقنطوا

یا ایہا المدّثُر
یا ایہا المزملُو

کی جو ثنا کے باب میں
وہ سعیٔ فن ہو سرخرو

بخشے خدا نے آپؐ کو
کوثر کا یم، زمزم کی جُو

اسؐ کی، بساطِ 'کن' میں ضو
رشتہ بہ رشتہ، پو بہ پو

❁❁❁❁❁

روضے کی آرزو میں بلکتا ہے اِن دنوں
دل جانبِ مدینہ لپکتا ہے اِن دنوں

شہرِ خنک کی سمت ہے محو سفرِ خیال
یہ دل نواح طیبہ میں رہتا ہے اِن دنوں

ہے معتکف یہ دل قدمینِ حضورؐ میں
چھُپ چھُپ کے جالیوں کو یہ تکتا ہے اِن دنوں

گلیاں وہ ڈھونڈتا ہے جو ماضی میں کھو گئیں
خوابوں میں، اُس دیار میں پھِرتا ہے اِن دنوں

گم گشتہ چودہ صدیوں کی دُوری پھلانگ کر
دل آپؐ کے زمانے کو تکتا ہے اِن دنوں

جو آپؐ کے وجودِ مبارک سے تھا عظیم
ماضی کی اُس جھلک کو ترستا ہے اِن دنوں

اس کا کسی کو علم نہیں ہے مگر ___ ریاضؔ
دل میں ریاضِ جنّہ کو روتا ہے اِن دنوں

❁❁❁❁❁

شہر نبیؐ کی دید کو ارمان خیز ہے
جذبوں کا سیل اِن دنوں ہیجان خیز ہے

آثار اِس جگہ کے بڑھاتے ہیں حُبّ دیں
جو بھی ہے شے مدینہ میں، ایمان خیز ہے

ناظر یہاں ہیں جزوِ مناظر بنے ہوئے
منظر ہر اک مواجہ کا ، حیران خیز ہے

آمادۂ سفر ہوئے جاتے ہی جان و دل
اس شہرِ خوش کا نام ہی ارمانِ خیز ہے

کیا نسبت عظیم ہے نعتِ نبیؐ کی ــــــ جو
تہذیب بخش ، قدر فزا ، آن خیز ہے

اَسرار بخش و با برکت اک یہی ہے صنف
کیسی وجود یاب ہے ، امکان خیز ہے

اللہ کی شہادت و توحید کا امین
جو آپؐ کا پیام ہے برہان خیز ہے

ہے ذکر اُن کا اصلِ طمانیت اے ریاضؔ
اندیشہ گاہِ ہست میں ایقان خیز ہے

✿✿✿✿✿

تیرے احسان کو اے میرِ امم ؐ بھولے ہوئے
کیسے زندہ ہیں؟ تری یاد کو ہم بھولے ہوئے

اپنی خواہش کو بنا بیٹھے ہیں اپنا معبود
اپنے مقصد کو ہیں ہم اہلِ حرم بھولے ہوئے

حرصِ دنیا کے اندھیروں میں ہی سرگرمِ ہوس
حیف صد حیف! ترا نورِ قدم بھولے ہوئے

حبس ماحول کے اور قحطِ ہوا کے شاکی
شکرِ انفاس کے دینار و درم بھولے ہوئے

ڈوبتے جاتے بھی ہم کرتے ہیں تنکوں کی تلاش
زندگی کرنے کا مضبوط بھرم بھولے ہوئے

جگ ہنسائی کا سبب، اپنے سب اہلِ منصب
علم داں عِلم ، علَم دار علَم بھولے ہوئے

اصل سے کٹ کے ترے حکم کی برکت سے پرے
دَربَدر پھرتے ہیں پیغامِ حرم بھولے ہوئے

عبث آلام زمانہ کی شکایت ہے ریاضؔ
خود پہ جو کرتے ہیں، ہم ہیں وہ ستم بھولے ہوئے

✿✿✿✿✿

زیادہ نعت کے منظر تخیّلاتی ہیں
مگر کچھ اِن میں مضامین واقعاتی ہیں

چھلک ہی رہیں جو اسرار یاب حیرت سے
یہ اور طرح کی نعتیں مشاہداتی ہیں

بظاہر ایک ہی موضوع ہے مدینے کا
مگر جو وسعتیں اِس کی ہیں' کائناتی ہیں

لکھا جو سلسلہ در سلسلہ ورق بہ ورق
ہزار حیرتیں اِن میں___تلازماتی ہیں

فضا مواجہ کی کرتی ہے زائروں سے کلام
خموشیاں بھی یہاں کی، مکالماتی ہیں

جو اصل نعت ہے کس نے لکھی؟ لکھے گا کون؟
ہماری کوششیں جتنی ہیں تجرباتی ہیں

بجا کہ حرف وہی ہیں 'الف' سے 'ی' تک کے
مگر جو نعتیں بنیں اِن سے، وارداتی ہیں

پلٹ کے آئے ہیں جس دن سے ہم مدینے سے
عجیب جنتیں سوچوں میں لہلہاتی ہیں

✿✿✿✿✿

تصورات کی شفاف سطح پر کیسے؟
چمکتی رہتی ہے طیبہ کی رہگزر، کیسے؟

یہ دیکھ لفظوں کو لگتے ہیں بال و پر کیسے؟
کلام ہوتا ہے نسبت سے معتبر کیسے؟

اُتر رہی ہیں تہیں دل سے زنگِ غفلت کی
نظر نواز ہُوا ہے وہ سنگِ در کیسے!

نزول کرتی ہے رات اُس جگہ دُرود کے ساتھ
سلام پڑھتی ہوئی آتی ہے سحر کیسے!

بھرا ہے آنکھ کا کشکول نُورِ گریہ سے
کیا ہے اپنے گداؤں کو معتبر کیسے!

ہر ایک گام پہ مل مَل کے آنکھ دیکھ اور سوچ
سفر کہاں کا ہے اور ساتھ ہم سفر کیسے!

ہوئی نگاہ کو معراج جستجو حاصل
ملے ہیں قسمتِ خفتہ کو بال و پر کیسے!

خبر نہ تھی مجھے اپنی طلب کی شدّت کی
ہوئی مواجہ پہ آتے ہی آنکھ تر کیسے؟

لبوں پہ آنے سے پہلے طلب ہوئی پوری
انہیں ہوئی مرے احوال کی خبر کیسے؟

جہاں اذان تہجّد سے آنکھ کھلتی ہے
وہ شہر کیسا ہے؟ ہیں اُس کے بام و در کیسے!

خیال رکھتے ہیں مہمان کی ضرورت کا
وہاں کے میزباں رہتے ہیں باخبر کیسے؟

مواجہ آنکھ میں رہتا ہے اب تو وقتِ دُرود
ریاضؔ مل گئی آواز کو نظر کیسے؟

ہوائے طیبہ جو مجھ سے ازل کے راز کہتی ہے
نگاہوں میں نہیں آتی مگر سانسوں میں رہتی ہے

کہیں کا ہو سفر، کوئی مسافت ہو نگاہوں میں
مدینے سے جُڑی ہر امّتی کی روح رہتی ہے

خدایا! اس کی جانب ہو سفر کی پھر کوئی صورت
مری جاں جس حرم سے ہجر کے آلام سہتی ہے

جہاں چمکایا جاتا ہے گنہ آلود روحوں کو
فضاؤں میں شفاعت کی جہاں تنویر بہتی ہے

ہوئے ہیں گنگ بابِ نعت پر اہلِ سخن کیسے؟
تکلّم کی ہر اک تابش رہِ لکنت پہ گہتی ہے

ہنر آتا نہیں الفاظ کی ترتیب کو مجھ کو
رسولؐ پاک کی نسبت ہے، جو یہ نعت کہتی ہے

خوشا! وہ وقتِ رحمت خیز جس لمحے تہجّد میں
ریاضؔ اشکوں کی صورت روشنی آنکھوں سے بہتی ہے

تیری مدحت کا ملے خاص آہنگ
یہی خواہش ہے یہی ایک امنگ

کھنچے جاتا ہے دل اُس کی جانب
ہرے گنبد کے حُب آور نیرنگ

سفرِ طیبہ ہے حیرت آثار
طے ہوں صدیوں کے گھڑی میں فرسنگ

تری دہلیز سے مس رہتے ہیں جو
ہیں وہ ذرّات سلیماں اورنگ

میرے لفظوں کی حقیقت کیا ہے؟
گنگ مدحت کو جہاں کے فرہنگ

یہ حسیں چاند یہ روشن تارے
تری نعلین کے کیا ہوں پاسنگ

نعت سرکار کی صورت میں عجب
اترے اوراق پہ فردوس کے رنگ

نعت میں خلد کے منظر ہیں ریاضؔ
ہُوا دل جب سے مدینہ ارژنگ

❁❁❁❁❁

آپؐ کی جائے ولادت تھی وہاں
شرف اندوز فضیلت تھی وہاں

کیسی سرشاریٔ بہجّت تھی وہاں
کیسی نایاب سکینت تھی وہاں؟

تیری آغوشِ کرم میں ہوتے
مجھ کو کس چیز کی حاجت تھی وہاں

ماں کی آغوش سکوں سے بڑھ کر
عافیت، امن، سہولت تھی وہاں

میری گنگ آنکھوں پہ دستک دیتی
کس قدر جلوؤں کی کثرت تھی وہاں

کیسے اک بھاگتے پَل کو حاصل
پھیلتے وقت کی وسعت تھی وہاں؟

کیسا ماحول تھا وہ خیر افزا
جس کی صدیوں سے حکومت تھی وہاں

خلد سے کاٹا گیا تھا وہ فرش
عرش سے ترشی ہوئی چھت تھی وہاں

ایک چھوٹا سا وہ نُوری کمرہ
کتنی دنیاؤں کی وسعت تھی وہاں

چھین لیں مجھ سے، اُس اک لمحے کا فخر
کب زمانوں کو یہ قدرت تھی وہاں!

سانس بھی لیتا ذرا سا کھل کر
کس کو اَس بات کی جرأت تھی وہاں!

ازل آزال کی خاموشی تھی
ابد آباد کی حیرت تھی وہاں

میں تھا ہر طرح مکمّل اُس پَل
مجھ کو کس شے کی ضرورت تھی وہاں؟

نہیں امکاں میں بھی اب ایسی جگہ
اِتنی بھرپُور سکینت تھی وہاں

مجھ کو حاصل تھی جو سرافرازی
تیری رحمت کی بدولت تھی وہاں

جو کسی کان نے اب تک نہ سنے
اُن دُرودوں کی تلاوت تھی وہاں

تھی جو اِک سارے زمانوں کو محیط
کیا زماں گیر نظامت تھی وہاں!

انتہا نُورِ رسالت کی تھی
بشریت کی نہایت تھی وہاں

جس جگہ اُسؐ نے لیا پہلا سانس
حشر تک کے لئے رحمت تھی وہاں

پہلی بار اُس نے ہلائے جہاں لب
سرمدی لہجوں کی نکہت تھی وہاں

جس قدر جلد ہو 'جھیتی جھیتی'
بس دو سجدوں کی اجازت تھی وہاں

میرے اُن شکر کے سجدوں میں ریاضؔ
کتنے قطبینوں کی وسعت تھی وہاں!

✿✿✿✿✿

(ایک سفرِ عمرہ میں آپؐ کی ولادت مبارک کی جائے اقدس پر نفل پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ اشعار اُس کی یاد میں لکھے گئے)

شاخ نسبت کی ہے ہونے کو ہری، کہتے ہیں
ختم ہو جانے کو ہے بے ثمری، کہتے ہیں

سرسراہٹ ہے شب قدر سی ماحول اندر
ملنے والی ہے کوئی خوش خبری، کہتے ہیں

کھلی آنکھوں میں مدینہ رہے چلتے پھرتے
اس کو اے دیدہ ورو! دیدہ وری کہتے ہیں

لِلّٰہِ الحمد مواجہ کا حُب افزا منظر
جذب آگاہ اِسے خوش نظری کہتے ہیں

جس کی تقلید میں رکھی ہے سکینت رب نے
ہے وہی اسوہ ' فلاحِ بشری ' کہتے ہیں

جس میں ضو ریز حوالہ نہ ہو تیرا آقاؐ
ایسی ہر آگہی کو بے خبری کہتے ہیں

منزلِ نعت پہ پہنچا میں غزل کے رستے
اس کو خوش حادثہ رہگزری کہتے ہیں

ملے اک پَل جو مواجہ پہ حضوری والا
اہلِ نسبت ' اِسے عمرِ خضری کہتے ہیں

طیبہ میں جینا کہ طیبہ کی طلب میں جینا
ایسے جینے کو سعادت بسری کہتے ہیں

سفرِ غیرِ مدینہ کو ریاضؔ اہلِ وِلا
رائیگاں جانتے ہیں' دربدری کہتے ہیں

تری عطا سے جو لہجہ ثنا پسند ہُوا
دل ارجمند ہُوا ، فن بہشت مند ہُوا

خجستہ بخت تھا یہ دل، جو تیرے روضے کی
قدم گہہ پہ گرا اور سر بلند ہُوا

نصیب میں ہُوا ماحولِ خلد میں رہنا
دل اپنا جب سے سلام و درود مند ہُوا

ہوائے طیبہ کی تاثیر ہی سے خلد امکاں
ہماری زندگی کا ذائقہ دو چند ہُوا

ہے ایسے یاد مدینہ میں معتکف جیسے
دل اپنا حجلۂ آسودگی میں بند ہُوا

جہاں کے شہرت وحرص آشنا رویّوں میں
خوشا نصیب! کہ ذوق اپنا نعت مند ہُوا

کسی بھی آندھی میں لو اس کی کپکپائی نہ پھر
چراغِ ذوق ریاضؔ ایسے نعت مند ہُوا

❀❀❀❀❀

ہو گا کہاں؟ ہے جیسا ہمارے نبیؐ کا شہر
پیارے نبیؐ کا شہر ہے، پیارے نبیؐ کا شہر!

وہ منفرد ہیں، اُن کا نگر بھی ہے منفرد
پیارا ہے ان کے نام سا، پیارے نبیؐ کا شہر

ہر لمحہ نفع بخش قیام اُس دیار کا
کرتا ہے دُور سارے خسارے نبیؐ کا شہر

جن کی چمک ہے پرتوِ خورشید سے فزوں
رکھتا ہے خاک میں وہ ستارے، نبیؐ کا شہر

تحریر میں، کلام میں، یادوں میں، ذکر میں
پھیلا رہا ہے نُور کے دھارے، نبیؐ کا شہر

کیسی ہے قبلتین و قبا و احد کی شان
دکھلائے خُلد ایسے نظارے نبیؐ کا شہر

بے فکر ہو گئے جو چلے آئے اِس جگہ
دیتا ہے بے کسوں کو سہارے نبیؐ کا شہر

مژدہ ہے حاضری کا، حضوری کی ہے نوید
کرتا ہے خواب میں جو اشارے نبیؐ کا شہر

فردوس سے ملی ہے زمین اِس دیار کی
آباد ہے بہشت کنارے نبیؐ کا شہر

مصرع ہے کیسا کوثر و تسنیم میں دُھلا
'پیارے نبیؐ کا شہر ہے' پیارے نبیؐ کا شہرؔ

کاش ایسا دن بھی آئے کہ ہم شاعرانِ نعت
مل کر ریاضؔ دیکھیں جو سارے نبیؐ کا شہر

❀❀❀❀❀

ہر ایک چیز جو ہے ذی حیات، دیکھتی ہے
دمِ ثنا مجھے سب کائنات دیکھتی ہے

گمانِ خوش ہے مرا، مجھ کو نعت لکھتے وقت
لکھا رہی ہے جو مجھ سے، وہ ذات دیکھتی ہے

بس ایک اسوہ ہے ایسا کہ جس میں خلقِ خدا
دیارِ بخشش و راہِ نجات دیکھتی ہے

دعائیں دیتے ہوئے زائرانِ طیبہ کو
فضائے طیبہ بہ صد التفات دیکھتی ہے

خوشا نصیب وہ زائرِ ہیں جن کی جان و روح
مواجہ‘ ___ کعبے کی آنکھوں کے ساتھ دیکھتی ہے

اُس ایک آئینے میں عکس ہے کل امّت کا
اسی کی آنکھ ہے جو شش جہات دیکھتی ہے

خوشا وہ آنکھ جو قرآں میں جھلملاتی ہوئی
خدا کے ساتھ‘ نبی کی صفات دیکھتی ہے

کس اشتیاق سے کس رشک‘ کس عقیدت سے
ریاضؔ خلقِ خدا میرا ہات دیکھتی ہے

✿✿✿✿✿

جینے کے قرینے آ گئے ہیں
جس دن سے مدینے آ گئے ہیں

ہم نکلے تھے خاک چھاننے کو
اور ہاتھ نگینے آ گئے ہیں

کچھ دن کے لئے سہی، مبارک
طیبہ میں جو جینے آ گئے ہیں

ہے امیؐ لقب کی مدح کا پَل
لفظوں کو پسینے آ گئے ہیں

احساس پہ کپکپی ہے طاری
ساحل پہ سفینے آ گئے ہیں

مکّے میں دو روز حج سے پہلے
ہم حج کے مہینے آ گئے ہیں

✿✿✿✿✿

بڑی دل آویز زمیں ہے طیبہ کی
دلا! ہر اک چیز حسیں ہے طیبہ کی

نہیں اسے ، اب سے ملی یہ شہریت
ازل سے یہ، روح مکیں ہے طیبہ کی

ہر اک طرف سے یہ فضا ہے جنت رُو
سوئے حرم راست جبیں ہے طیبہ کی

خوشا یہ فردوس نما ہے___ آبادی
زمیں پہ ہی خُلد نشیں ہے طیبہ کی

یہاں پہ خوشبو کے شگوفے کھلتے ہیں
فضا گُلزارِ یقیں ہے طیبہ کی

نکل سکتی ہی نہیں یہ مَر کر بھی
محبّت جاں میں مکیں ہے طیبہ کی

مرے گھر تک جو چلی آئی ، کیا شے ہے؟
کہ ہر اِک شے تو وہیں ہے طیبہ کی

یہ شہر اُمّت کے دِلوں تک پھیلا ہے
کہیں بھی حد تو نہیں ہے طیبہ کی

رہِ جنت کی مہکتی مٹّی ہے
جو میرے زیبِ جبیں ہے طیبہ کی

کسی جگہ ہم کو نہ افسردہ چھوڑے گی
دلا بڑی پختہ زمیں ہے طیبہ کی

ریاضؔ گھر سے ہے نظر کی دُوری پر
مگر زمیں دِل کے قریں ہے طیبہ کی

✿✿✿✿✿

نہ دہر کے کسی سلطان کو نصیب ہوئی
جو شان اُن کے غلامان کو نصیب ہوئی

ہر اک زبان و زمانہ کے نعت کاروں کی
صدارت آپ کے حسّانؓ کو نصیب ہوئی

نزول اُسیؐ پہ ہُوا اُس کا، جو تھا اہل اُس کا
خوشا! یہ شان جو قران کو نصیب ہوئی

ہوئی نصیب نہ جو اور کسی بھی امّت کو
سعادت ایسی مسلمان کو نصیب ہوئی

شفاعت آپؐ کی صلِّ علیٰ ازل ہی سے
ہر ایک صاحبِ ایمان کو نصیب ہوئی

میرے بیان سے باہر ہے، نعت لکھنے سے
خوشی جو قلبِ پریشان کو نصیب ہوئی

ہوئی نہ زینت قرآن سی کوئی سورۃ
وہ شان سورۂ رحمن کو نصیب ہوئی

خوشا! قبولیتِ اہلِ مشاہدہ میں ریاضؔ
تمہارے نعتیہ دیوان کو نصیب ہوئی

ہے نعتِ نبیؐ آج زمانے کی ضرورت
اس ذوق کو ہے آگے بڑھانے کی ضرورت

اقتدار جو اعلیٰ ہیں ہُنر کی ، اُنھیں اِس میں
ہے خاص قرینے سے کھپانے کی ضرورت

جن کے لئے لکھتے ہیں، پہنچ جاتی ہے اُن تک
ہر اِک کو نہیں نعت سنانے کی ضرورت

کام آئے گی نسبت یہ سمجھتے ہو اگر تم
ہے تفرقوں کو دل سے مٹانے کی ضرورت

وہ روشنی سیرت کے صحیفوں میں ملی گی
ہیں زندگیاں جس سے سجانے کی ضرورت

اچھی سُخن آرائی ہے یہ نعت کی لیکن
امّت کو ہے کردار بنانے کی ضرورت

شہرت طلبی ، زَرطلبی ، مَرگ ہے فن کی
ہَے مَرگ سے اس فن کو بچانے کی ضرورت

ہُشیار! ریاضؔ آج ہَے اِس کارِ رجز سے
خُود جاگنے اوروں کو جگانے کی ضرورت

✿✿✿✿✿

یہ حسنِ اہتمام نرالا نبیؐ کا ہے
ہر امتی کو غم میں سنبھالا نبیؐ کا ہے

پَل پَل انہی کے لمسِ قدم سے ہے تابناک
تاریکیٔ زماں میں اُجالا نبیؐ کا ہے

الفت تمام خلق کی بھی کس شمار میں
خالق جب آپ چاہنے والا نبیؐ کا ہے!

ہیں آپؐ دستگیر نشیبِ حیات میں
اِن لغزشوں میں ہم کو سنبھالا نبیؐ کا ہے

خود آشنا کرے، وہ خدا آشنا کرے
یہ مرتبہ، یہ منصبِ اعلیٰ ، نبیؐ کا ہے

تیرے ہنر کے گرد، خوشا بخت اے ریاضؔ!
ہالہ خدا کا اور حوالہ نبیؐ کا ہے

❀❀❀❀❀

پائیں یہ بار آپؐ کی بزمِ قبول میں
جو چند پھول اُگے ہیں ہنر کے ببول میں

ہر لمحہ خلد زارِ مناظر کی سیر تھا
جب تک رہا خیال دیارِ رسولؐ میں!

امّت کرے کی اخذ قیامت تک اس سے فیض
جو روشنی ہے جو فقرِ علیؓ و بتولؓ میں

جلوے کرن کرن میں اُس احسانِؐ ربّ کے ہیں
خوشبو رسولِ پاک کی ہے پھول پھول میں

دیکھی نہ جائے آپ کے ناقے کی گرد بھی
حیرت ہے ایسی اس کے کفِ پا کی دھول میں

پختہ یقین اُنؐ کی شفاعت پہ رکھ ریاضؔ
ہلکان کر نہ جان تو اپنی فضول میں

✿✿✿✿✿

بیانیہ جو لکھا ہے ازل کے پیماں میں
نبیؐ کا نام درخشاں ہے اُس کے عنواں میں

جسے محیط نہ ہو رحمت آپؐ کی، آقاؐ
کوئی جہاں نہیں ایسا ظہور و امکاں میں

ہمہ خسارا ہے، غفلت کا، رائیگائی کا
عمل نہیں ہے کوئی زندگی کے داماں میں

شہاؐ! رہے ترے دامانِ عفو کا سایہ
مری نجات، مری مغفرت کے ساماں میں

ہیں اپنے اپنے اسالیب، نعت گوئی کے
ہر اک دیئے کی جدا لَو ہے اس چراغاں میں

ریاضؔ کی ہے دعا، جو پسند آئے انہیںؐ
ہو کاش ایسی بھی اک نعت اُس کے دیواں میں

✿✿✿✿✿

مدحت کی نمو کی کیفیت ہے
آنکھوں میں وضو کی کیفیت ہے

تخلیقِ ثنا میں محو ہے دل
اعصاب میں ہُو کی کیفیت ہے

معمول کے طوف میں نہیں ہے
کچھ اور لہو کی کیفیت ہے!

اُن جالیوں سے نکلتی ضو میں
کس آئینہ رُو کی کیفیت ہے

ہوں حیرتی میں___ بیاں سے باہر
مجھ گنگ گلُو کی کیفیت ہے

ہر ایک ستون میں بہشتی
سروِ لبِ جُو کی کیفیت ہے

انبوہِ مواجہ بے خبر ' جو
مجھ تخلیہ خُو کی کیفیت ہے

کس خواب سے ہو رہا ہوں واصل
یہ مجھ میں جو 'ہُو' کی کیفیت ہے

بے ذائقہ' بے وجود' بے شکل
بے رنگ' بے بو کی کیفیت ہے

فردوس کھلے ہیں چاروں جانب
خلدِ ہمہ سو کی کیفیت ہے

ہے امن ریاضؔ دھڑکنوں میں
لیا نیک سلوکی کیفیت ہے

❀❀❀❀❀

نجات خواہ ، دل و جاں کے ترجماں سے آئے
قبول ہوں جو یہ کچھ اشک ، ارمغاں سے آئے

خلوص زادؔ عقیدت نژاد حُب لے کر
طوافِ کعبہ کو زائر کہاں کہاں سے آئے؟

حرم کی دید نے اسرار یابِ وقت کیا
مناظر آنکھ میں جائے کس آسماں سے آئے؟

ترے کرم نے سنبھالا دیا ہے بڑھ کے، ہمیں
گزر کے جب بھی کسی ساعتِ زیاں سے آئے

خُدا کو عِلم ہے، وہ نیّتوں سے واقف ہے
ہم اہل درد کس اُمّید پر کہاں سے آئے؟

حکیم رب کے سبھی حکمت آشنا پیغام
بشر کے کانوں میں اُس اُمّیؐ کی زباں سے آئے

ریاض گھر لگا فردوس سا سکینت زار
پلٹ کے جب بھی ہم اُس قریۂ اماں سے آئے

❁❁❁❁❁

ازل میں گوندھا گیا میری خاک میں زرِ نعت
زہے رسولِ ثنا ' اے خوشا پیمبرِ نعت!

ہوائے تازہ ملے تیری خلدِ سیرت سے
ہم اہلِ حُب و ولا پر کھلا رہے دَرِ نعت

اُڑان ہے ملکوتی فضاؤں میں اِس کی
پرے ہے سدرۂ فن سے کشادِ شہپرِ نعت

کریم! تیرے کرم سے بعید کیا جو مری
فضائے قبر میں دن رات مہکے عنبرِ نعت

زمیں بقیع کی تدفین کو ملے مولا!
لحد میں سایہ فشاں ہو کفن پہ چادرِ نعت

لبوں کو تر کئے رکھّے نَمی درُوں کی
ہو دمِ نزع میں میرے نصیب، کوثرِ نعت

ہو پل صراط کہ میزان، اِذنِ باری سے
مرے قریب ہوں ہر مرحلے پہ سرورِ نعت

نہ مصرع کوئی منافی ہو گفتۂ حق کے
قدم قدم پہ ہو قران میرا رہبرِ نعت

بہے انہی دو کناروں میں نعت کا دریا
ہو تیری سیرت و کردار، میرا مصدرِ نعت

عطا ہو یادِ مدینہ کی گر درود صفت
ہے اک حوالے سے وہ خامشی بھی مظہرِ نعت

جب آئے وقتِ حساب وکتاب _ اُس ساعت
چمک اٹھے مری فردِ عمل میں اخترِ نعت

میں نعت پیشہ، ثنا کیش، مدح پروردہ
یونہی رہوں سدا مصروفِ کار، برسرِ نعت

جو دیکھا فکر میں تاریخ کی ریاضؔ کو غرق
تو بولا ہاتفِ غیبی 'چراغ منبر نعت' *

✿✿✿✿✿

* شاکر القادری کے نعتیہ مجموعے 'چراغ' کی تاریخ اشاعت چراغ منبر نعت کے حوالے سے لکھی گئی۔

'لاکھوں سلام آپؐ پہ' مل کر سدا کہو
صلِّ علیٰ کہو سدا صلِّ علیٰ کہو

دن رات اُن کے ذکر سے گرماؤ محفلیں
یا 'فخرِ انبیاءؐ' کہو 'یا مصطفیٰؐ' کہو

کلمے میں جس کا اسم ہے اللہ کے قریب
رب کی ثنا کے ساتھ ہی اُس کی ثنا کہو

ہم عاصیوں کی آنکھ ہے سرکار پر لگی
اپنے سفینے کا ہے وہی ناخدا کہو

آنکھیں جھکا کے جالیوں کے پاس باادب
اپنی گزارش اُن سے کرو، مدّعا کہو

شرمندگی کے آنسو ہتھیلی پہ جب گریں
گزرا ہے جو بھی جان پہ وہ ماجرا کہو

کوئی نبی نہیں ہُوا مختار اِس قدر
ختم رُسلؐ کو مالکِ ہر دوسرا کہو

ہمدرد اور کون ہے؟ خلقت میں آپؐ سا
جو کچھ تمہارے دل میں ہے سب اُن سے جا کہو

دیتے ہیں سائلوں کو وہ امّید سے سوا
شاہِ کرم کہو ، انہیں شاہِ عطا کہو

سرشار اس سے لہجہ ہوٗ شاداب ہو وجود
'صلِّ علیٰ' کبھی جو کہوٗ بارہا کہو

اللہ کی اطاعت ، اطاعت نبیؐ کی ہے
اُس کی رضا کو دوستو رب کی رضا کہو

لمحہ کوئی بھی جائے نہ اِس ذکر کے بغیر
باقی ریاضؔ عمر ہے جو یہ سدا کہو

✿✿✿✿✿

روز گھٹتے ہوئے سانسوں کے خزینے کی طرف
کتنے افسوس سے ہم تکتے ہیں سینے کی طرف

دل کی دھڑکن کا ہے آہنگ سکینت انداز
رُخ خیالوں کا ہُوا جب سے مدینے کی طرف

جو بالاقساط ترے شہر میں رہنے کو ملے
دل لپکتا ہے اُسی ڈیڑھ مہینے کی طرف

تیری سیرت سے ہو شائستگی اطوار شہاؐ!
دل توازن کی طرف، آنکھ قرینے کی طرف

فردِ عصیاں یہ نظر جاتی ہے بخشش آور
عفو تکتا ہے مرے رخ کے پسینے کی طرف

ماحصل 'کُن' کا تہِ گنبدِ خضرا ہے 'جبھی
دل کھنچے جاتے ہیں اِس نُور دفینے کی طرف

اسم سرکارؐ کا کندہ ہو ، ملائک بھی ریاضؔ
رشک سے دیکھیں مرے دل کے نگینے کی طرف

❁❁❁❁❁

نعت کے صدقے شہاؐ! صبر و شکیبائی ملے
منتشر حوصلوں کو تاب و توانائی ملے

تخلیئے صلِّ علیٰ کی برکت سے مہکیں
جو ہو آباد دُرُدوں سے وہ تنہائی ملے

آئیں خوشبوئیں مدینے سے قبولیت کی
میری نعتوں کو ترے دَر سے پذیرائی ملے

پھیل جائیں تری نسبت سے ہنر کے آفاق
میرے لفظوں کو بشارت بھری پہنائی ملے

آپؐ کی بخشی ہوئی نادرہ کاری کے طفیل
طن و لب کو مرے اعجازِ مسیحائی ملے

جذبِ موجود سے ہو حیرتِ امکاں دہ چند
میری تعبیر کو خواب آشنا گہرائی ملے

لکنت انداز ریاض آیا ہے تیرے دَر پر
اُس کی گنگ آگہی کو نعمتِ گویائی ملے

❁❁❁❁❁

عکسِ آیاتِ نور کے سارے
خدّ وخال آنحضورؐ کے سارے

بخت ہے حاضری مدینے کی
دن ہیں کیف و سرور کے سارے

حشر کے روز ہیں شفاعت خواہ
امتی ، ہم حضورؐ کے سارے

خوابِ خوش ، روشنی کے پورے ہوں
ہم گدایانِ نُور کے سارے

بیٹھتے اٹھتے رُو بہ طیبہ ہیں
جتنے زائر ہیں دُور کے سارے

عیب، عصیاں، گناہ، جرم، قصور
بخش مجھ پُر قصور کے سارے

پُر سکینت ہوں اُن کی رحمت سے
لمحے یومِ نشور کے سارے

سمٹے کس سے، سمٹ سکیں کس سے؟
فن میں وصف آنحضور کے سارے

گزرے، موجود ، آنے والے سبھی
ہیں زمانے حضورؐ کے سارے

آپ کی ذات میں ریاضؔ امکاں
ہوئے پورے، ظہور کے سارے

❁❁❁❁❁

حج کا موسم مرے سینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے
دل مرا مکّے، مدینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے

ہوں منٰی میں، کبھی عرفات میں، مزدلفہ میں
لطف، فردوس کا' جینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے

زائرو! مَیں بھی ہوں ہمراہ تمہارے ، اِس بار
عمر ذالحج کے مہینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے

کر رہا ہوں میں تصور میں جو کعبے کا طواف
روح رحمت کے سفینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے

سنگِ اسود کو، کبھی جالیوں کو چھوتا ہے
ہاتھ رحمت کے خزینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے

رات کے پچھلے پہر دل ہی مرا جانتا ہے
کیف زمزم کا جو پینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے

شکر ہے ربِّ محمدؐ کا ، مرا دل ، مری آنکھ
نعت کے صدقے' مدینے میں ہے گھر بیٹھے ہوئے

✿✿✿✿✿

وقت کے دونوں کناروں پر بسر ہو نعت میں
اختتامِ شام و آغازِ سحر ہو نعت میں

حیرتیں دیکھیں مرے قاری پسِ اظہار کی
ایسی تاثیر، ایسا جذب، ایسا اثر ہو نعت میں

لفظ جو لکھّوں عقیدت بخت و مدحت رخت ہو
پُر اثر لہجہ، قرینہ کارگر ہو نعت میں

حبِّ طاعت خیز و ایماں بیز و دین آمیز سے
خاتمہ بالخیر، قصّہ مختصر ہو نعت میں

پاؤں فردوسِ رضا کی منزل اِس پیرائے سے
راہ ، لفظ وطن کی خوبی سے سر ہو نعت میں

ہو بسر صلِّ علیٰ کی سرمدی گردان میں
دھڑکنوں کا وِردُ سانسوں کا سفر ہو نعت میں

وقت فکر سیرت و ذکر شمائل میں کٹے
نِت خیالوں اور خوابوں کا سفر ہو نعت میں

حیرتِ مابعد سے کرتا رہوں مضموں کشید
خلد کی جانب خدا رکھّے کھلا دَر نعت میں

جو قرینے شعر کے سیکھے ہیں مدحت میں ڈھلیں
جس قدر بھی ہو وہ اظہارِ ہنر ہو نعت میں

تیرے بے پایاں کرم سے یا خدا' نامِ ریاضؔ
مستند ہو' مفتخر ہو' معتبر ہو نعت میں

❁❁❁❁❁

نسبت ارادت کے کر کے ہم کو قابل وہؐ
حلقۂ غلامی میں پھر کریں گے شامل وہؐ

نُور زا خیالوں سے ،نسبتی حوالوں سے
نفس کے سیہ اثرات کو کریں گے زائل وہؐ

اعتبار عظمت کا' اعتماد آدم کا
بے کنار دریا وہؐ ' بے محیط ساحل وہؐ

سیرت اور صورت میں آپ احسن و اکمل
عبدہٗ خصائل وہؐ ' عبدہٗ شمائل وہؐ

بے مثال اور یکتاؐ ایک ساری خلقت میں
دل،وجودوامکاں کاؐ کشتِ 'کـــــن' کاحاصل وہؐ

مقصدِ ہر امکاں وہؐ ، ہے جہان بھر کی جاں
شش جہات کا مرکز ، کائنات کا دل وہؐ

ضابطہ شریعت کا رابطہ طریقت کا
ضبطِ صورت و معنی ربطِ دیدہ و دل وہؐ

بے صدا سوالوں کاؐ گنگ التجاؤں کا
واقفِ گداگر وہؐ آشنائے سائل وہؐ

✿✿✿✿✿

دل کی دعا ہے یہ تری چوکھٹ کی خشت ہو
اور اِس حوالے رشکِ ہزاراں بہشت ہو

آنسو فراق طیبہ میں بہتے رہیں مدام
ویراں کسی بھی، رُت میں نہ جذبوں کی کشت ہو

کیا نیک ہے سبیل ولائے رسولؐ کی
جو اہل درد ہو وہی اہلِ بہشت ہو

رونا ہی ہے تو یاد میں شہر نبیؐ کے رو
اے چشم اشکبار! مدینہ سرشت ہو

میرے بیانیوں میں حوالہ ہو نعت کا
عنوانِ زیست میرا ثنا سرنوشت ہو

اس نعت داں کی صحبتِ صالح ملے ریاضؔ
طیبہ شناس ہو جو مدینہ سرشت ہو

✿✿✿✿✿

یُوں خُود کو حُب نگارِ شہہَ مُرسلینؐ رکھ
اے دل! گداز طینتوں کو ہمنشین رکھ

حُب آشنا، مدینہ نما، اشک زا، درُود
پیشِ حضورؐ تحفہ سدا بہترین رکھ!

مہکائے رکھ خیال کا ہر ایک زاویہ
تو اُن کے دیکھنے کا تناظر حسین رکھ!

شہریتِ مدینہ، تصّور میں ہی سہی
خود کو خیالِ شہرِ نبیؐ میں مکین رکھ!

شائستگی سے اہلِ مدینہ سے بات کر
آواز نرم اور لب و لہجہ متین رکھ!

معمول ذوقِ سجدہ کو معراج ہو نصیب
محراب نقش پائے نبی میں جبین رکھ

چمکائے رکھ حرم کے در و بام سے خیال
ہر لمحے خود کو ان کی وِلا کا رہین رکھ

اُن تک پہنچ رہی ہیں دُرودوں کی ڈالیاں
اس بات کا ریاض تو دل میں یقین رکھ!

✿✿✿✿✿

ملائکہ کے رسالۓ مقرّبینِ نَعت!
ہیں جمع دھیان میں کیا کیا مبشّرینِ نعت؟

ولا میں ڈوبے ہوئے، جذب میں نہائے ہوئے
خوشا! جو مجھ کو ملیں ایسے سامعینِ نعت

سُجھائے کیسے اسالیب نعت گوئی کے
عطائے ربِّ محمدؐ ہر اک زمینِ نعت!

پلے بڑھے اِسی ماحولِ نور میں دل و جاں
حواس روزِ ازل سے ہیں یوں مکینِ نعت

ولائے شاہؒ کی برکت ہے طن و لہجہ میں
بھرا ہے زمزم و کوثر سے ساتگینِ نعت

فقیر و تائب و حافظ کی رہنمائی میں
ثناسرشت چلیں سوئے سرزمینِ نعت

نکھار آیا عجب جذب سے عقائد میں
ملاحظہ ہو یہ ایمانِ حمد و دینِ نعت

کلام رب کا ہے اور ترجمانِ حضرتؐ ہیں
اک ایک لفظ ہے قرآن کا قرینِ نعت

ریاضؔ نعت سنا اُس حریم ہُو میں جہاں
ہوں جبرائیل امین ایسے سامعینِ نعت!

✿✿✿✿✿

چھپائے سے نہیں چھپتی نشاط دیدہ و دل
ثنا سے پھوٹتی ہے انبساط دیدہ و دل

نواح جاں میں اجالا ہے یادِ طیبہ سے
سجی ہے نور نبیؐ سے بساطِ دیدہ و دل

ہر ایک منزلِ دشوار سہل لگتی ہے
ہے جب سے رو بہ مدینہ صراط دیدہ و دل

خیال اترتے ہیں نوری مسافروں کی طرح
ہے اُن کے دم سے چراغاں رباطِ دیدہ و دل

نبیؐ کے روضے کی دہلیزِ نورِ آنکھ میں ہے
بہ صد خلوص و ہزار احتیاط دیدہ و دل

جو دل میں خواب ہیں تعبیر ان کی آنکھ میں ہے
خوشا نصیب ریاضؔ ارتباط دیدہ و دل

❁❁❁❁❁

کچھ اور پل___ کرمِ وافرِ مدینہ سے
مکالمہ ہے شبِ آخرِ مدینہ سے

بشاشتیں، شب اسریٰ کی حیرتوں میں گندھی
جھلک رہی ہیں رخِ سائرِ مدینہ سے

طوافِ گنبدِ خضرا ہے سیرِ ہشت بہشت
یہ بھید پوچھ کسی طائرِ مدینہ سے

زمیں یہاں کی ہے ملحق نواحِ جنت سے
شروع خُلد کا ہے، آخرِ مدینہ سے

امیدوار شفاعت ہر امتی ہے، اُسی
مطہّرؐ و غنیؐ و طاہرؐ مدینہ سے

ہر ایک مومنِ صادق کی بے گماں، لاریب
زیادہ خود سے ہے حُبّ، فاخرؐ مدینہ سے

خیال و خواب میں کیا جنتیں دِکھاتا ہے
یہ قریۂ پوچھ کسی زائرِ مدینہ سے

وہاں کی حاضری ہم رتبہ ہو حضوری کی
امید عفو کی رکھ ، ماثرِ مدینہ سے

بقدر نیّت و حُب فیض یاب ہوتا ہے
ہر امتّی ، کرمِ وافرِ مدینہ سے

بدن سے جان کس انداز سے نکلتی ہے
یہ بات پوچھ کسی ہاجرِ مدینہ سے

نظر نظر میں حضوری کے پوچھنا احوال
گدازیاب کسی شاعرِ مدینہ سے

جو مصرعے نعت کے سوچوں میں جھلملاتے ہیں
ہے نسبت اُن کو ہر اک طائرِ مدینہ سے

ریاضِ جنّہ میں کرنا ریاضؔ کو بھی یاد
یہ التجا ہے ہر اک زائرِ مدینہ سے

✿✿✿✿✿

نعت کے صدقے شہاؐ! صبر و شکیبائی ملے
منتشر حوصلوں کو تاب و توانائی ملے

تخلیۂ صلّ علیٰ کی بَرَکت سے مہکیں
جو ہو آباد دُرودوں سے وہ تنہائی ملے

آئیں خوشبوئیں مدینے سے قبولیت کی
میری نعتوں کو ترے دَر سے پذیرائی ملے

پھیل جائیں تری نسبت سے ہنر کے آفاق
مرے لفظوں کو بشارت بھری پہنائی ملے

آپؐ کی بخشی ہوئی نادرہ کاری کے طفیل
لحن و لب کو مرے ، اعجازِ مسیحائی ملے

جذبِ موجود سے ہو حیرت امکاں دہ چند
میری تعبیر کو خواب آشنا گہرائی ملے

لکنت انداز ریاضؔ آیا ہے تیرے دَر پر
اس کی گنگ آ گہی کو نعمتِ گویائی ملے

❁❁❁❁❁

عمر میں رائیگاں جانے والی یہ درُودوں کی ڈالی نہیں ہے
اُن کو دیکھے بغیر اس جہاں سے اپنی جاں جانے والی نہیں ہے

کوئی موسم ہو، عالم ہو کوئی، ہے مری دھڑکنوں میں مدینہ
کب خیالوں میں روضہ نہیں وہ، کب نظر میں وہ جالی نہیں ہے!

پہنچے گا کس طرح وہ مدینے، کیسے نور آئے گا اس کے سینے
آرزو جس کی صادق نہیں ہے، چاہ جس کی مثالی نہیں ہے

جس میں خیرالبشرؐ کی نہ ضو ہو، جس میں سچّی طلب کی نہ لو ہو
ایسا رکھا نہیں کوئی جذبہ، دل میں حُبّ ایسی پالی نہیں ہے

خام عشق نبیؐ کا ہے دعویٰ، کچا حُبِّ نبیؐ کا ہے سودا
جذب جب تک اویسیؓ نہیں ہے، عشق جب تک بلالیؓ نہیں ہے

نعت کی شکل میں ہو وہ پیدا، یا درُودوں میں ہو وہ ہویدا
کوئی صورت بھی حُبِّ نبیؐ کی بے ثمر جانے والی نہیں ہے

گو ریاضؔ اک مجسّم خطا ہے لیکن اِس کو ترا آسرا ہے
آپؐ کے آستانِ کرم پر کس گھڑی وہ سوالی نہیں ہے

✿✿✿✿✿